سوال

شک کی بنا پر وضو دوبارہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا شک کی بنا پر وضو دوبارہ کرنا چاہیے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہوا خارج ہونے کا یقین ہو تو اس سے وضوء کرنا واجب ہے، لیکن اگر صرف پیٹ میں حرکت یا ہوا خارج ہونے کا وہم ہو تو اس کی طرف توجہ نہیں کی جائیگی، پیٹ میں صرف حرکت یا ہوا خارج ہونے کا وہم ہونے سے وضوء نہ ٹوٹنے کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

د اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے شکایت کی کہ اسے نماز میں کچھ محسوس ہوتا، تو کیا وہ نماز ترک کردے؟

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہیں حتی کہ تم آواز سنو یا ہوا خارج ہونے کی آواز سنو"

بر (1915) صحیح مسلم حدیث نمبر (540)۔

م نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں ہتے ہیں:

اشیاء کو اپنی اصل پر باقی رکھنے کی دلیل ہے حتی کہ اس اصل کے خلاف کوئی دلیل مل جائے، اور اس پر پیدا ہونے والا شک کوئی ضرر و نقصان نہیں دیگا. اھ

ر ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جمہور علماء کرام نے اس حدیث پر عمل کیا ہے" اھ

کوک وشبہات کی طرف توجہ دینے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرنی چاہیے، صرف ہوا خارج ہونے کے یقین ہونے کی صورت میں ہی وضوء کرنا واجب ہوگا۔

وی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: "حتی کہ وہ آواز سنے یا پھر بدبو پائے"

ا ہے: ان دو اشیاء میں سے کسی ایک کا وجود معلوم کرلے مسلمانوں کے اجماع کے مطابق سننا اور سونگھنا شرط نہیں. اھ

یہاں علم سے مراد یقین کرنا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی